اَلصِّمصَام علیٰ مُشکّکٍ فی
آیۃ عُلُومِ الارحَام

۱۳۱۵ھ

ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟

مُصنّفہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ

باہتمام سید شاہ تراب الحق قادری

امام احمد رضا اکیڈمی

۳/۱۲-۵-۱۵ ای ایریا، گلشن غوثیہ، نیو کراچی

ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟

مصنفہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام سید شاہ تراب الحق قادری

ملنے کا پتہ

حنفیہ پاک پبلیکیشنز کراچی

نام رسالہ : الصمصام علیٰ مشککٍ فی آیۃ علوم الارحام
۱۳۱۵ھ

موضوع : ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟

مصنف : اعلیحضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

باھتمام : سید شاہ تراب الحق قادری

پیشکش : غلام محمد قادری

معاونت : محمد اسمٰعیل قادری، حافظ محمد آصف قادری وارکین بزم

ضخامت : ۳۶×۲۳ ۱۶ آفسٹ صفحات

طباعت : بارہوم ربیع الاول ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۹۹۶ء

تعداد : ایک ہزار تقریباً

ناشر : امام احمد رضا اکیڈمی کراچی

طابع : حنفیہ پاک پبلیکیشنز کراچی

ھدیہ :

ملنے کا پتہ

حنفیہ پاک پبلیکیشنز کراچی

دکان نمبر ۱، رہبر منزل متصل المسلم ویلفیئر سوسائٹی نزد بسم اللہ مسجد حنفیہ چوک، کھارادر، کراچی نمبر ۲۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتا حضرت اقدس قبلہ وکعبہ مدظلہ دست بستہ تسلیم رسانی کے بعد التجا ہے ایک ضروری مسئلہ جلد اندر ہفتہ مدلل و مکمل عقلی و نقلی طور پر لکھ کر ایک مسلمان کی جان بلکہ ایمان کی حفاظت کیجئے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

ایک پادری کا کہنا ہے کہ قرآن میں ہے کہ پیٹ کا حال کوئی نہیں جانتا کہ بچہ ذکور سے ہے یا اناث ہے حالانکہ ہم نے ایک آلہ نکالا ہے جس سے سب حال معلوم ہو جاتا ہے اور پتہ ملتا ہے۔

کمترین خادمان عبدالوحید حنفی الفردوسی منتظم تحفہ عفا اللہ تعالیٰ عنہ

فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یَخْفٰی عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَاءُ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتِمِ الْاَنْبِیَاءِ۔ اَلْاٰتِیْ بِکِتَابٍ مُّبِیْنٍ فِیْهِ رَحْمَةٌ وَّشِفَاءٌ وَّمَا حَظُّ الْکٰفِرِیْنَ مِنْهُ اِلَّا نِقْمَةٌ وَّشِقَاءٌ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْبَرَرَةِ الْاَتْقِیَاءِ۔ اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهَاتِهِمْ سُعَدَاءُ مَا جَنَّ جَنِیْنٌ فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ بَیْنَ غِشَاءٍ وَّغِطَاءٍ اٰمِیْنَ۔

الجواب

مولینا حامی سنت ماحی بدعت اکرمکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ جل وعلا سورۂ آل عمران شریف میں ارشاد فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخْفٰی عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ ہ هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَاءُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ

الحکیم ۰ بیشک اللہ پر کوئی چیز چھپی نہیں زمین میں اور نہ آسمان میں وہی
ہے جو تمہارا نقشہ بناتا ہے ماں کے پیٹ میں جیسا چاہے کوئی سچا معبود نہیں۔ مگر
وہی زبردست حکمت والا۔ سورہ رعد شریف میں فرماتا ہے اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا
تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ط وَکُلُّ شَیْءٍ
عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ۰
اللہ جانتا ہے جو کچھ پیٹ میں رکھتی ہے ہر مادہ اور جتنے سمٹتے ہیں پیٹ اور جتنے
پھیلتے یا جو کچھ گھٹتے ہیں اور جو کچھ بڑھتے اور ہر چیز اس کے یہاں ایک اندازے
سے ہے جاننے والا نہاں اور عیاں کا سب سے بڑا بلندی والا۔ سورہ حج شریف
میں فرماتا ہے وَنُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی اور ہم
ٹھہرائے رکھتے ہیں مادہ کے پیٹ میں جو کچھ چاہیں ایک مقرر وعدے تک سورہ
لقمٰن شریف میں فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ
الْغَیْثَ ج وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ط وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا
تَکْسِبُ غَدًا ط وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ط
اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۰ بیشک اللہ ہی کے پاس ہے علم قیامت کا اور
اتارتا ہے مینھ اور جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے اور کوئی بھی
نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا۔ اور کسی کو اپنی خبر نہیں کہ کہاں مرے گا بے شک اللہ ہی
ہے جاننے والا خبردار۔ اور سورہ ملئکہ شریف میں فرماتا ہے وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ
مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَۃٍ ثُمَّ جَعَلَکُمْ اَزْوَاجًا ط وَمَا تَحْمِلُ مِنْ
اُنْثٰی وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِہٖ وَمَا یُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا یُنْقَصُ مِنْ
عُمُرِہٖ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ ۰ اللہ نے بنایا تمہیں
مٹی سے پھر منی سے پھر کیا تمہیں جوڑے اور نہیں گابھن ہوتی کوئی مادہ اور نہ
جنے مگر اس کے علم سے اور نہ عمر دیا جائے کوئی عمر والا اور نہ گھٹایا جائے اسکی
عمر سے مگر سب لکھا ہے ایک نوشتہ میں بیشک یہ سب اللہ کو آسان ہے۔ اور
سورہ حم السجدہ شریف میں فرماتا۔ اِلَیْہِ یُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَۃِ ط وَمَا
تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَکْمَامِہَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی وَلَا تَضَعُ
اِلَّا بِعِلْمِہٖ اللہ ہی کی طرف پھیرا جاتا ہے علم قیامت کا اور نہیں نکلتا کوئی پھل

اپنے خلاف سے اور نہ پیٹ رہے کسی مادہ کو اور نہ جنے مگر اس کی آگاہی سے
اور سورہ والنجم شریف میں فرماتا ہے هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِنَ
الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوْا
اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝ اللہ خوب جانتا ہے تمہیں جب
اس نے بنایا تم کو زمین سے اور جب تم چھپے ہوئے تھے ماں کے پیٹ میں تو آپ
اپنی جان کو ستھرا نہ کہو اسے خوب خبر ہے کون پرہیزگار ہوا۔ آیات کریمہ میں
مولیٰ سبحنہ وتعالیٰ اپنے بے پایاں علوم کے بیشمار اقسام سے ایک ہی قسم کا بہت
اجمالی ذکر فرماتا ہے۔ کہ ہر مادہ کے پیٹ[1] میں جو کچھ ہے سب[2] کا سارا حال پیٹ
میں رہتے وقت اور اس[3] سے پہلے اور پیدا[4] ہوتے اور پیٹ[5] میں رہنے اور جو کچھ
اس پر گزرا اور گزرنے[6] والا ہے۔ جتنی[7] عمر پائیگا جو کچھ کام کرے گا جبتک پیٹ[8] میں[9]
رہیگا۔ اس کا اندرونی[10] بیرونی ایک ایک عضو ایک ایک پرزہ جو صورت دیا
گیا جو دیا جائیگا ہر[11] ہر رونگٹا جو مقدار مساحت وزن پائے گا۔ بچے کی لاغری
فربہی غذا حرکت خفیفہ زائدہ انبساط انقباض اور زیادت وقلت خون طمث
وحصول نضلات وہوا ورطوبات وغیرہا کے باعث آن آن پر پیٹ جو
سمٹتے پھیلتے ہیں غرض ذرہ ذرہ سب اسے معلوم ہے۔ ان میں نہ کہیں تخصیص
ذکور واناث کا ذکر نہ مطلق علم کی نفی وحصر تو یہ مہمل ومختل اعتراض بادر ہوا
کہ بعض پادریان پادر بند ہوا کی تازہ گراہت ہے۔ اس کا اصل منشا معنی
آیات میں بے فہمی محض یا حسب عادت دیدہ و دانستہ کلام الٰہی پر افترا و تہمت
ہے۔ قرآن عظیم نے کس جگہ فرمایا ہے کہ کوئی کبھی کسی مادہ کے حمل کو کسی طرح کسی
تدبیر سے اتنا نہیں معلوم کرسکتا کہ نر ہے یا مادہ اگر کہیں ایسا فرمایا تو نشان دو
اور جب یہ نہیں تو بعض وقت بعض اناث کے بعض حمل کا بعض حال بعض تدابیر
بعض اشخاص نے بعد جہل طویل اور عجز مدید کے بعض آلات بے جان کا فقیر

---

[1] سورۃ الملٰئکہ۔ حم [2] سورۃ والنہار [3] سورۃ فاطر و حم السجدہ ۱۲ [4] سورہ رعد ولقمن والنجم ۱۲ [5] سورہ حج از شروع کریمہ و سورۃ الملٰئکہ و سورہ والنجم ۱۲ [6] سورہ لقمان والنجم ۱۲ [7] سورہ فاطر ۱۲ [8] سورۂ والنجم ۱۲ [9] سورۂ حج ۱۲ [10] سورہ آل عمران ۱۲ [11] سورہ رعد ۱۲ [12] ایضاً سورہ رعد ۱۲

و محتاج ہو کر اس فانی و زائل و بے اصل و بے حقیقت نام کے ایک ذرہ علم
و قدرت سے (کہ وہ بھی بارگاہ علیم و قدیر سے حصۂ رسد چند روز سے چند
روز کے لئے پائے اور اب بھی اسی کے قبضۂ اقتدار میں ہیں - کہ بے اس کے
کچھ کام نہ دیں) اگر صحرا سے ذرہ سمندر سے قطرہ معلوم کر لیا تو یہ آیات کریمہ
کے کس حرف کا خلاف ہوا - وہ خود فرماتا ہے یعلم ما بَیْنَ ایدیھم
وَمَا خلفھم وَلَا یحیطونَ بشیٔ من علمہ الا بما شاء جانتا ہے
جو ان کے آگے ہے اور جو کچھ پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم سے کسی چیز کو
مگر جتنی وہ چاہے - تمام جہان میں روز اول سے ابد الآباد تک جس نے جو
کچھ جانا یا جانے گا سب اسی الا بِمَا شاء کے استثنا میں داخل ہے جس
کے لاکھوں کروڑوں سر بفلک کشیدہ پہاڑوں سے ایک نہایت قلیل
رذیل و بمقدار ذرہ بے آلہ بھی ہے - ایسا ہی اعتراض کرنا ہو تو بے گنتی گزشتہ
و آیندہ باتوں کا جو علم ہم کو ہے اسی سے کیوں نہ اعتراض کرے جو صیغہ
یعلم ما فی الارحام میں ہے کہ اللہ تعالی جانتا ہے جو کچھ مادہ کے
پیٹ میں ہے - بعینہ وہی صیغہ یعلم ما بَینَ ایدِیھم وَمَا خلفھم
میں ہے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آئے گا اور جو کچھ گزرا - جب ان بے شمار
علوم تاریخی و آسمانی ملنے میں کسی عاقل مصنف کے نزدیک اس آیت کا کچھ خلاف
نہ ہوا - نہ تیرہ سو برس سے آج تک کسی پادری صاحب کو ان علوم کے باعث
اس آیۂ کریمہ پر لب کشائی کا جنون اچھلا تو اب ایک ذرا سی آلہ بیان کر اس
آیت کا کیا بگاڑ متصور ہو سکتا ہے ہاں عقل نہ ہو تو بندہ مجبور ہے یا انصاف
نہ ملے تو انکھیارا بھی کور ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ثم اقول
وباللہ التوفیق - مفصلاً حق واضح کو واضح تر کروں اصل یہ ہے کہ
کسی علم کی حضرت عزّ وجل سے تخصیص اور اس کی ذات پاک میں حصر اور اسکے غیر سے
مطلقاً نفی چند وجہ پر ہے اوّل علم کا ذاتی ہونا کہ بذات خود بے عطائے غیر ہو
دوم علم کا غنا کہ کسی آلہ و جارحہ و تدبیر و فکر و نظر و التفات و انفعال کا اصلا
محتاج نہ ہو - سوم علم کا سرمدی ہونا کہ ازلاً ابداً ہو چہارم علم کا وجوب
کہ کسی طرح اس کا سلب ممکن نہ ہو پنجم علم کا ثبات و استمرار کہ کبھی کسی

وجہ سے اس میں تغیر تبدل فرق تفاوت کا امکان نہ ہو ششم علم کا
اقصی غایت کمال پر ہونا کہ معلوم کی ذات ذاتیات اعراض احوال لازمہ
مفارقہ ذاتیہ اضافیہ ماضیہ آتیہ موجودہ ممکنہ سے کوئی ذرہ کسی وجہ پر
مخفی نہ ہو سکے۔ ان چھ وجہ پر مطلق علم حضرت احدیت جل وعلا سے خاص
اور اس کے غیر سے قطعاً مطلقاً منفی یعنی کسی کو کسی ذرہ کا ایسا علم جو ان چھ
وجوہ سے ایک وجہ بھی رکھتا ہو حاصل ہونا ممکن نہیں جو کسی غیر الٰہی کے لئے
عقول مفارقہ ہوں خواہ نفوس ناطقہ ایک ذرے کا ایسا علم ثابت کرے
یقیناً اجماعاً کافر مشرک ہے۔ ان تمام وجود کی طرف آیات کریمہ میں باطلاق
کلمہ لعلم اشارہ فرمایا کہ یہاں علم کو مطلق رکھا اور مطلق فرد کامل کی طرف
منصرف اور علم کامل بلکہ علم حقیقی حق الحقیقۃ وہی ہے جو ان وجوہ ستہ
کا ہو اسی لحاظ پر ہے۔ وہ جو قرآن عظیم میں ارشاد ہوا یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰہُ
الرُّسُلَ فَیَقُوْلُ مَاذَا اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا جس دن اللہ عز و
جل رسولوں کو جمع کرکے فرمائے گا۔ تمہیں کیا جواب ملا عرض کریں گے ہمیں
علم نہیں کفار کے پاس ان محبوبان خدا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم کا
تشریف لانا ہدایت فرمانا ان ملاعنہ کا تکذیب و انکار و اصرار و استکبار
و بیہودہ گفتار سے پیش آنا کسے نہیں معلوم مگر حضرات انبیاء عرض کریں گے
لَا عِلْمَ لَنَا ہمیں اصلا علم نہیں لا نفی جنس کا ہے سلب مطلق فرمائیں گے یعنی
وہی علم کامل کہ بحقیقت حقیقیہ علم اسی کا نام ہے اصلا اس کا کوئی فرد ہمیں
حاصل نہیں حق حقیقت تو یہ ہے جب اس سے تجاوز کرکے حقیقت عرفیہ
یعنی مطلق دانستن کی طرف چلئے خواہ بالذات ہو یا بالغیر غنی ہو یا محتاج سرمدی
ہو یا حادث ابدی ہو یا فانی واجب ہو یا ممکن ثابت ہو یا متغیر تام ہو
یا ناقص بالکنہ ہو یا بالوجہ باین معنی مطلق علم کہ ایک آدھ چیز کے جاننے سے
بھی صادق زنہار مختص بحضرت عزت عظمتہ۔ نہیں نہ معاذ اللہ قرآن عظیم
نے ہرگز کہیں اس کا دعویٰ کیا۔ بلکہ جس طرح معنی اول کا غیر کے لئے اثبات
کفر ہے اس معنی کی غیر سے نفی مطلق بھی کفر ہے کہ یہ خود صدہا نصوص قرآن
عظیم بلکہ تمام قرآن عظیم بلکہ تمام ملل و شرائع و عقل و نقل و حس سب کی

تکذیب ہوگی۔ قرآن عظیم نے اپنے محبوبوں کے لئے بے شمار علوم عظیمہ ثابت فرمائے اور اُن کے عطا سے منت رکھی قال تعالیٰ و علمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیماً ۰ اور سکھا دیا اللہ نے تجھے اے نبی جو تجھے معلوم نہ تھا۔ اور اللہ کا فضل تجھ پر بہت بڑا ہے وبشروہ بغلٰم علیم ۰ اور فرشتوں نے ابراہیم کو مژدہ دیا علم والے لڑکے کا وانہ لذو علم لما علمنٰہ اور بے شک یعقوب علم والا ہے ہمارے علم وعطا فرمانے سے وعلم آدم الاسماء کلھا سکھا دئے آدم کو سب نام واذکر عبادنا ابراھیم واسحٰق ویعقوب اولی الایدی و الابصار ۰ اور یاد کر ہمارے بندوں ابراہیم واسحٰق ویعقوب قدرت والوں اور علم والوں کو یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجت بلند کرے گا اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان والوں کو اور ان کو جنہیں علم عطا ہوا درجوں میں۔ بلکہ عام بشر کو فرماتا ہے الرحمٰن ۰ علم القراٰن خلق الانسان ۰ علمہ البیان ۰ رحمان نے سکھایا قرآن بنایا آدمی اسے بتایا بیان علم الانسان مالم یعلم ۰ سکھایا آدمی کو جو نہ جانتا تھا واللہ اخرجکم من بطون امھتکم لا تعلمون شیئاً و جعل لکم السمع والابصار والافئدۃ لعلکم تشکرون اللہ نے نکالا تمہیں ماں کے پیٹ سے نرے ناداں اور دیئے تمہیں کان اور آنکھیں اور دل شاید تم حق مانو بلکہ عام تر فرماتا ہے الم تر ان اللہ یسبح لہ من فی السموات والارض والطیر صفٰت کل قد علم صلاتہ وتسبیحہ واللہ علیم بما یفعلون ۰ کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ کی پاکی بولتے ہیں جو آسمان و زمین میں ہیں اور پرندے پر باندھے سب نے جان لی ہے اپنی نماز و تسبیح اور اللہ کو خوب خبر ہے جو وہ کرتے ہیں۔ تو کوئی اندھے سے اندھا بھی کسی آیت کا یہ مطلب نہیں کہہ سکتا کہ باین معنی مطلق علم کو غیر سے نفی فرمایا ہے ہاں اس معنی پر علم مطلق غیر سے ضرور مسلوب اور یہ وجہ ھفتم حصر و تخصیص کی ہے یعنی تمام موجودات و ممکنات و مفہومات و ذوات و صفات و نسب و اضافات و واقعیات و موہومات غرض ہر شے و

مفہوم کو علم کا عام و تام و محیط و مستغرق ہونا کہ غیر متناہی معلومات کے غیر متناہی سلاسل اور ہر سلسلے کے ہر فرد سے غیر متناہی علوم متعلق اور یہ سب ناتمناہی ناتمناہی علوم معًا حاصل ہوں جن کے احاطے سے کوئی فرد اصلا خارج نہ ہو جیسے فرماتا ہے وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا۔ جناب اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہوا اور فرماتا ہے عٰلِمُ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَا اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْبَرُ اِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ جاننے والا ہر چھپی چیز کا اس سے چھپی نہیں کوئی ذرہ بھر چیز آسمانوں میں نہ زمین میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر سب ایک روشن کتاب میں ہے۔ ایسا علم بھی غیر کیلئے محال اور دوسرے کے واسطے اسکا اثبات کفر و ضلال کما بیناہ فی رسالتنا مقامع الحدید علی خد المنطق الجدید بالجملہ مولی سبحنہ و تعالی نے اس وجہ ہفتم کی طرف اشارہ فرمایا کل انثی میں کلمہ کل اور ما تحمل من انثی میں نکرہ منفیہ پھر تاکید بہ من اور ما فی الارحام عموم ما اور لام استغراق سے وعلی ہذا القیاس اب آلہ محدثہ کی طرف چلئے فقیر اس پر مطلع نہ ہوا نہ کسی سے اس کا کچھ حال سنا ظاہر ایسی صورت نہیں کہ جنہیں رحم میں بحال وَفِي ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ تین اندھیریوں میں لپٹے اور بذریعہ آلہ مشہود ہو جائے۔ اس کا جسم بالتفصیل آنکھوں سے نظر آئے کہ بعد میں علوق فم رحم سخت منضم ہو جاتا ہے جس میں سر نہ بد نفت جائے اور اس جائے تنگ و تار میں جنیں محبوس ہو جاتا ہے وہ بھی یوں نہیں بلکہ اس پر تین غلاف اور چڑھے ہوتے ہیں ایک غشائے رقیق ملاقی جسم جنیں جس میں اس کا فضلہ عرق جمع ہو جاتا اس پر ایک۔ اور حجاب اس سے کثیف تر مسمی بہ غشائے لفائفی جس میں فضلہ بول جمع رہتا ہے اس پر ایک اور غلاف اکثف کہ سب کو محیط ہے جسے شیمہ کہتے ہیں ایسی حالت میں بدن نظر کرنے کا کیا محل ہے تو ظاہراً آلے کا محص قرب بعض علامات و امارات ممیزہ منجملہ خواص خارجیہ کا بتاتا ہوگا جن سے ذکورت و انوثت کا قیاس ہو سکے جیسے رحم کی تجویف ایمن یا ایسر میں حمل کا ہونا یا اور بعض تجربیات کہ تازہ حاصل کئے گئے ہوں اگر اسی قدر ہے جب تو کوئی نئی بات نہیں پہلے بھی مجربین قیاسات فارقہ رکھتے تھے جیسے داہنے یا بائیں طرف جنیں کی پیشتر جنبش

یا حاملہ کی پستان راست یا چپ کے حجم میں افزائش یا سرہائے پستاں میں سرخی یا اودا ہٹ آنا یا رنگ روئے زن پر شادابی یا تیرگی چھانا یا حرکات زن میں خفت یا ثقل پانا یا قارورے میں اکثر اوقات حمرت یا بیاض غالب ہونی یا عورت کے خلاف عادت بعض اطعمۂ جیدہ یا ردیہ کی رغبت ہونی یا پشم کبود میں زرا وند مدقوق بعس سرشتہ کا صبح علی الریق حمول اور ظہر تک مثل صائم رہ کر مزہ دہن کا امتحان کہ شیریں ہو یا تلخ اِلیٰ غیرِ ذٰلِکَ مِمَّا یعرفہ اھل الفن و لکل شروط یراعیھا البصیر فیصیب الظن اور عجائب صنع الٰہی جلّت حکمت سے یہ بھی محتمل کہ کچھ ایسی تدابیر القا فرمائی ہوں جن سے جنین مشاہدہ ہی ہو جاتا ہو مثلاً بذریعہ قواسر پانچواں حجابوں میں بقدر حاجت کچھ توسیع و تفریج دیکر روشنی پہنچا کر کچھ شیشے ایسی اوضاع پر لگائیں کہ باہم تادیۂ عکوس کرتے ہوئے زجاج عقرب پر عکس لے آئیں یا زجاجات متخالفۃ الملا ایسی وضعیں پائیں کہ اشعۂ بصریہ کو حسب قاعدۂ معروضہ علم مناظر انعطاف دیتے ہوئے جنین تک لیجائیں جس طرح آفتاب کا کنارہ کہ ہنوز افق سے دور اور بمقابلۂ نظر سے محجوب و مستور ہوتا ہے بوجہ اختلاف ملا و غلظت عالم نسیم ہمیں محاذات بصر سے پہلے ہی نظر آجاتا اور طلوع حقیقی سے طلوع مرئی کہ وہی ملحوظ فی الشرع ہے پیشتر ہوتا ہے یونہی جانب غروب بعد زوال محاذات و وقوع حجاب بھی کچھ دیر تک دکھائی دیتا اور غروب مرئی معتبر فی الشرع غروب حقیقی کے بعد ہوتا ہے۔ ولہذا فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے جب کبھی مواقیت زیجیہ سے محاسبہ کیا اور اسے مشاہدۂ بصری سے ملایا ہے ہمیشہ نہار عرفی کو نہار نجومی پر اس سے بھی زائد پایا ہے جو طرفین طلوع و غروب میں تفاوت افقین حسی و حقیقی بحسب ارتفاع قامت معتدلہ انسانی و تفاصیل نیم قطر فاصل میان حاجب و مرکز کا مقتضی ہے۔ نیز اسی لئے فقیر کا مشاہدہ ہے کہ قرص شمس تمام و کمال بالائے افق مشہود ہونے پر بھی ظلمت شب مطلع و مغرب میں نظر آتی ہے۔ حالانکہ مخروط ظلی و شمس میں ہرگز نیم درجے کم فصل نہیں اور اختلاف منظر آفتاب غایت قلت میں ہے کہ مقدار عشر قطر تک بھی نہیں پہنچتا خیر کچھ بھی ہو ہم یہی صوت فرض کرتے ہیں کہ پھر کسی امارت خارجہ کی بنا پر قیاس

ہی نہیں بلکہ بذریعہ آلہ اعضائے جنیں یا چناں وچنیں حجابات وکمین مشہود ہو جاتے ہیں بہر حال آخر تمام منشا ومبنائے اعتراض ہمی صرف اس قدر کہ جو علم قرآن عظیم نے مولی سبحنہ وتعالیٰ کے لئے خاص مانا تھا ہمیں اس آلے سے حاصل ہو جاتا ہے حالانکہ لاواللہ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا ۔ کیا بڑا بول ہے جو ان کے منہ سے نکلتا ہے وہ تو نہیں کہتے مگر جھوٹ ۔ ہم پوچھتے ہیں اس آلے سے تم کو اتنا ہی علم دیا جو وجہ ہشتم عام وشامل ہیں ہے جس کا باری عزوجل سے خاص جاننا محال اور خود بحکم قرآن عظیم کفر وضلال تھا جب تو اعتراض کتنا مالیخولیا اور کس درجہ کا جنون ہے کہ سرے سے مبنی ہی باطل وملعون ہے ۔ اس قسم علم یعنی دانستن کو اگرچہ کیسا ہی ہو حضرت عزت عزت عظمتہ سے قرآن عظیم نے کب خاص مانا تھا اس قسم کے کروروں علم سام انسان بلکہ تمام حیوانات کو روزانہ ملتے رہتے ہیں اور قرآن عظیم خود غیر خدا کے لئے انھیں ثابت فرماتا ہے ایک اس کے ملنے میں کیا نئی شاخ نکلی کہ آیت الٰہی کا خلاف ہو گیا یہ بھی اس علم الانسان مالم یعلم کے ناپید اکنار صحراؤں سے ایک ذلیل ذرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سکھایا آدمی کو جو اسے معلوم نہ تھا ۔ دیکھو تمہیں ابھی آیت سنا چکا ہوں کہ اللہ نے تمہیں نکالا ماں کے پیٹ سے جاہل کہ کچھ نہ جانتے تھے پھر تمہیں عقل وہوش وچشم وگوش دیئے کہ اس کا حق مانو تم نے اچھا حق مانا کہ اسی کی برابری کرنے لگے اور اگر یہ مقصود کہ اس سے تمہیں ان سات وجوہ مخصوصہ بحضرت باری عزوجل سے کسی وجہ کا علم مل گیا تو یہ اس سے بھی لاکھوں درجہ بدتر جنون ہے ۔ کیا یہ علم تمہارا ذاتی ہے عطائے الٰہی سے نہیں اہل کتاب کہلاتے ہو شاید العیاذ خدائی دعوٰی تو نہ کرو ابھی چند روز ہوئے تم اس آلے سے جاہل تھے ۔ اللہ عزوجل نے تمہیں تمہاری بساط کے لائق عقل دی ریاضی سکھائی دنیا کمانے کی راہ تبلائی تمہارے ذہن میں اس کا طریقہ ڈالا آنکھیں ہاتھ جوارح دیئے جن کے ذریعہ سے کام کر سکو جس چیز کا کوئی آلہ بنا ڈالا اور جس چیز پر اسے استعمال میں لاؤ انھیں تمہارے لئے مسخر کیا اسباب مہیا کر کے تمہارے دل میں اس کا خیال ڈالا پھر تمہارے جوارح کو کام کی طرف مصروف فرمایا پھر محض اپنی قدرت کاملہ سے بنا دیا اور اس کا بننا تمہارے ہاتھوں پر ظاہر ہوا تم سمجھے ہم نے اپنی قدرت اپنے

علم سے بنا لیا اندھے ہمیشہ ایسا ہی سمجھا کرتے ہیں جو ظاہری سبب کے غلام اور
حلقہ بگوش اور مسبب و خالق و عالم و قادر حقیقی سے غافل و بیہوش ہیں۔
كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ جیسے قارون ملعون
جسے اللہ عزّ وجل نے بیشمار خزانے دیئے دنیا بھر کی نعمتیں بخشیں جب اس سے
کہا گیا اَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ بھلائی کر جیسے اللہ نے تیرے
ساتھ بھلائی کی۔ تو کافر کیا بکتا ہے اِنَّمَا اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ یہ تو
مجھے ایک علم سے ملا ہے جو مجھے آتا ہے۔ پھر بدلا دیکھا کس مزے کا چکھا۔
فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ٥ دھنسا دیا ہم نے اسے
اور اس کے گھر کو زمین میں پھر نہ ہوئے اس کے کچھ یار کہ اسے بچا لیتے اللہ کی
گرفت سے اور نہ وہ مدد لا سکا۔ اور اس علم کا غنی نہ ہونا خود دیکھئے کہ ایک
بے جان آلے کی بودگی پر ہے۔ جب تک آلہ نہ تھا تو ڈاکٹر صاحب کچھ نہ کہہ
سکتے تھے کہ میم صاحب کے پیٹ میں مس مبڈیم ہے یا بابا والوگ۔

ازلی ابدی واجب کیسے کہہ سکتے ہو۔ جب تم خود ہی حادث فانی باطل ہو
ازلی بڑی چیز ہے۔ ایام حمل ہی میں مدتوں اپنے جہل و عجز کا اقرار کرنا پڑے گا
جب تک نطفہ صورت نہ پکڑلے پانی کی بوند یا خون بستہ یا گوشت کا ٹکڑا رہے
ڈاکٹر صاحب کی ڈاکٹری کچھ نہیں چل سکتی کہ نر نظر آتا ہے یا مادہ۔

کیا تمہارا علم ثابت و ناقابل نقصان و زیادت ہے استغفر اللہ قبل
مشاہدہ کی حالت کو مشاہدۂ اجمالی مشاہدہ اجمالی کو نظر تفصیلی نظر تفصیلی
بالائی کو نظر بعد تشریح عملی سے ملاؤ۔ حالت التفات و ذہول کا فرق دیکھو پھر
طریان نسیان تو سرے سے ارتفاع ہے کیا تمہارا علم کامل ہے حاش للہ
اضافات بتانے کی کیا قدرت کہ وہ غیر متناہی ہیں۔ مثلاً اس کے بدن کا کوئی
ذرہ لے لیجئے اور اس کی ماں کے بدن اور تمام اجسام عالم میں جتنے نقطے فرض
کئے جا سکتے ہیں اس کے بدن کے ہر ذرہ کا اس ہر نقطہ ارضی و سماوی و شرقی
و غربی و جنوبی و شمالی و نزدیک و دور و موجودہ و حال و ماضی و استقبال
سے بُعد بتاؤ یہ لاتعداد لاتحصی خطوط جو ہر نقطہ جسم جنین سے تمام نقاط

عالم تک نکل کر بے حد و بے شمار زاویے بناتے آئے۔ ہر زاویے کی مقدار بولو۔ نہ سہی یہی بتاؤ کتنے خطوط پیدا ہوں گے۔ نہ سہی یہی کہدو کہ تمام اجسام جہان میں کتنے نقطے نکلیں گے نہ سہی اتنا ہی کہو کہ صرف جنین کے بدن میں کس قدر نقاط مانے جائیں گے اور جب یہ ادنیٰ علم جو علوم الٰہیہ متعلقہ بجنین کے کرور ہا کرور کے حصوں سے ایک حصہ بھی نہیں ایک جنین میں بھی اس قلیل کے اقل القلیل حصہ کا جواب نہیں دے سکتے اگرچہ دنیا بھر کے ڈاکٹر و پادری اکھٹے ہو جاؤ تو باقی علوم کی کیا گنتی ہے۔ حالانکہ واللہ العظیم یہ تمام علوم تمام نسبتیں تمام خطوط تمام نقاط تمام زاویئے تمام مقادیر گزشتہ وموجودہ وآئندہ تمام جن وبشر وحیوانات کے تمام حملوں میں رب العزت آنِ واحد میں معًا تفصیلًا ازلًا ابدًا جانتا ہے اور یہ اس کے بحار علوم سے ایک قطرہ بلکہ بے شمار یم سے ادنیٰ نم ہے اور یہ سب کا سب مع ایسے ایسے ہزارہا علوم کے جن کی اجناس کلیہ تک بھی وہم بشری نہ پہنچ سکے شمار افراد درکنار سب انھیں دو کلموں کے شرح میں داخل ہیں کہ یعلم ما فی الارحام جانتا ہے جو کچھ پیٹ میں ہے تمہاری تنگ نظری کوتاہ فہمی دو لفظ دیکھ کر ایسے سستے سمجھ لیئے کہ ایک آلہ کی ناچیز و بے حقیقت ہستی پر علم ارحام کے مدعی بن بیٹھے ہاں نصب واضافات کو جانے دو کہ نامتناہی ہیں معدود و محدود ہی اشیاء بتاؤ اور وہ بھی کسی ایک جنین کی نسبت اور وہ بھی خاص اپنے گھر کے آدمی کو گھر کا حال خوب معلوم ہوتا ہے اپنا اور اپنی جورو کا واقعہ تو خود اسی پر گزرا اس کے سامنے ہی گزرا اور اوپر سے مدد دینے کو آلہ موجود کوئی پادری صاحب آلہ لگا کر بولیں کہ جس وقت ان کی میم صاحب کو بیٹا رہا نطفہ کتنے وزن کا گرا تھا۔ اس میں کتنے حیوان منوی تھے۔ گرتے وقت رحم کے کس حصہ پر پڑا رحم میں کتنی دیر بعد جمی ولقرہ میں مستقر ہوا جب سے اب تک کتنا خون حیض اس کے کام آیا یہ اصل نطفہ کس کس غذا کے کس کس کے جزاور کتنے وزن کا فضلہ تھا وہ کہاں کی مٹی سے پیدا ہوئی تھی کھانے کے کتنے دیر بعد اس نے صورت نطفیہ اغذ کی تھی جب سے اب تک ایک ایک منٹ کے فاصلہ پر اس کی وزن ومساحت وہیات میں کیا کیا اور کتنا کتنا تغیر ہوا حوادث مذکورۂ بالا کے باعث

جب سے اب تک ہیم صاحبہ کے رحم شریف کیے بار اور کتنی کتنی دیر کو اور کس کس قدر سمٹی پھیلی بچہ کتنی دفعہ اور کس کس قدر اور کدھر کدھر کو پھر پھرا یا ہر جنبش پر وضع اعضا میں کیا کیا تغیر ہوا یہی سب احوال اب سے پیدا ہونے تک کس کس طرح گزریں گے ۔منٹ منٹ پر وضع و وزن و مساحت و مکان و حرکت و سکون و غذا و احوال جنین در رحم میں کیا کیا تغیرات ہوں گے باوا وگ رحم شریف میں کب تک بسیں گے کس گھنٹے منٹ سکنڈ تھرڈ پر برآمد ہوں گے پہلے کونسا عضو آگے بڑھائیں گے ۔ اس وقت کتنے ذرہ کتنے دراز ہوں گے دروازہ برآمدکی وسعت کس مقدار مخصوص تک چاہیں گے ۔ آسانی گزر کو کتنی رطوبت کی پچکاریاں ساتھ لائیں گے ۔ آپ کئے بار زور لگائیں گے ہیم صاحب سے کتنے کرائیں گے کونسی چیخ پر باہر آئیں گے برآمد بھی ہوں گے یا کچے ہی گر جائیں گے جی پچے تو کیا عمر پائیں گے کہاں کہاں بسیں گے کیا کیا کھائیں گے کس کس مشن میں لونڈے پڑھائیں گے اِلیٰ غیر ذٰلِکَ مِمَّا لا یعد ولا یحصیٰ واللہ کہ تمام عالم کی تمام ماضی و موجودہ و مستقبل حملوں رحموں کے ایک ایک ذرہ احوال مذکورہ وغیر مذکورہ گزشتہ و موجودہ و آیندہ کو رب العزت عزوجل کا علم ازلاً ابداً معاً تفصیلاً محیط ہے اور یہ سب انھیں دو پاک کلمہ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ کی شرح میں داخل ۔ تم اپنے ہی گھر کے ایک ہی پیٹ کے مختصر احوال کے کروڑ حصّوں سے ایک حصہ کا بھی ہزارواں حصہ نہیں بتا سکتے اور عالم ارحام بننے کے بعد مدعی، نہ سہی ماضیہ و آتیہ کو بھی جانے دو صرف موجودہ ہی لو اور حالات میں بھی فقط موجودہ ہی پر قناعت کرو ۔

کیا انھیں کو تمہارا علم عام ہے سبحٰن اللہ اوّلاً ان کا بھی علم بالفعل کہاں تمام عالم میں جتنے حمل اس وقت موجود ہیں سب کی گنتی تو کوئی بتا ہی نہیں سکتا سب کے حال پر اطلاع کجا ثانیاً اچھا علم بالفعل سے بھی گزرو ۔ صرف بذریعۂ آلہ امکان علم ہی پر قناعت کرو کہ گو ہمیں کچھ معلوم نہیں مگر جو پاس آئے اور قدرت ملے تو آلہ لگا کر جان سکتے ہیں اگرچہ صاف ظاہر کہ یہ علم نہ ہوا کھلا جہل و اقرار جہل ہوا تاہم موجود حملوں میں آدمی کے حمل اور ہر گونہ جانور طیر و وحش و سباع و بہائم و ہوام سب کے سب گابھ داخل ذرا

کوئی پادری صاحب آلہ آپ لگا کر یا کسی ڈاکٹر صاحب سے لگوا کر بتائیں تو کہ
چیونٹی کے پیٹ میں کئے انڈے ہیں انمیں کتنی چیونٹیاں کے چیونٹے ہیں۔ ایک
چیونٹی کیا خفاش کے سوا سب پرند اور تیز مچھلیاں، سانپ، گرگٹ، گوہ ناکا
سقنقور وغیرہا لاکھوں جانور کہ انڈے دیتے ہیں پادری صاحب کی حکمت سب
جگہ بیکار ہے کیا یہ یعلم مَا فِی الارحام میں داخل نہ تھے ثالثًا اور اتر دل
فقط بچے ہی والوں پر قناعت سہی کیا ان سب کے پیٹ آنے کے قابل ہیں رابعًا
خامسًا تا عاشرًا وغیرہ) اس سے بھی درگزر کر دل فقط قابل آلہ بلکہ
فقط انسان بلکہ فقط امریکہ یا انگلستان بلکہ فقط پادریان بلکہ فقط پادری
فلاں بلکہ ان کے گھر کا بھی فقط ایک ہی پیٹ وہ بھی فقط اسی وقت جب بچہ خوب
بن لیا اور اپنی نہایت تصویر کو پہنچ چکا اور وہ بھی فقط اتنی ہی دیر کے لئے جب کہ
میم صاحب کے پیٹ میں آلہ لگا ہوا ہے کام کرے اب تو لاکھوں عموم کے دریا
سمٹ کر صرف بالشت بھر کی ایک ہی گڑھیا کی تلاش رہ گئی کیوں پادری صاحب
کیا آپ کے مافی الرحم میں صرف بچہ کا آلہ تناسل داخل ہے کہ نر مادہ بتایا اور یعلم
مَا فِی الارحام صادق آیا اس کے اعضائے اندرونی کیا رحم میں نہیں جنین
کے دل و دماغ گردے شش سپرز مثانے تلّے امعا معدے رگ پٹھے عظم عضلے ایک
ایک پرنے کا وزن مقدار مساحت۔ طول وعرض عمق فربہی لاغری کے اختلافات
غرض سب حالات صحیح صحیح محقق مفصّل نہ فقط شرابی کی زق زق یا اندھے کی
اٹکل بیان کرو۔ اچھا جانے دو اندرونی اعضاء سے آلہ وآلہ پرست سب کور
کور ہیں بیرونی ہی سطح کا حصہ سہی۔ بولو مس میڈم جو پیٹ میں جلوہ آرا ہیں ان کے

سر پر کتنے بال ہیں ہر بال کا طول کس قدر عرض کتنا عمق کس قدر وزن کتنا جلد میں
مسام کتنے ہیں ہر سوراخ کے ابعاد ثلٰثہ کیا کیا ہیں ان میں کتنے باہم ایک دوسرے
سے ۹/۱۴ کی نسبت رکھتے ہیں ہر ایک باقی سے کتنا متفاوت ہے بغل اور سینے اور
ران اور پیڑو دونوں لب بالا چار ولب زیریں وغیرہا جوڑوں وصلوں میں ایک ایک
کا زاویہ کس حد و نہایت تک پھیل سکتا ہے۔ کے درجے دقیقے ثانیے عاشرے
وغیرہا تک پہنچتا ہے۔

دس تجاویف ظاہرہ میں طبعاً قسراً کہاں تک پھیلنے کی قابلیت ہے کہ
اس سے ذرہ بھر قسر زائد واقع ہو تو قطعاً خارق ہو اور اس حد تک یقیناً تحمل
کے قابل ولائق ہو۔ تجاویف حاصلہ و تجاویف صالحہ میں ہر جگہ کتنا تفرقہ ہے
الی غیر ذلک من الاحوال الزاہرۃ فی السطوح الظاہرۃ۔ یہ تمام تفاصیل تو
یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ کے لاکھوں سمندروں سے ایک خفیف قطرہ بھی
نہیں اسی کو بتادو۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ
وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ o پھر اگر نہ بتاؤ
اور اگر ہرگز نہ بتا سکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن ہیں آدمی اور پہاڑ
تیار رکھی ہے کافروں کے لئے۔ بالجملہ اس اعتراض کی ایک بہت ناقص
نظیر یہ ہو سکتی ہے کہ بادشاہ تمام روئے زمین اپنی مدح کرنے میں ہوں مالک
خزائن عامرہ میں ہوں صاحب اموال متکاثرہ میرے لئے ہیں بلاد و قریے کے
محصول پہاڑوں کے حاصل صحراؤں کی کانیں دریاؤں کے محاصل یہ سنکر ایک بے ادب
گستاخ فقیر قلاش گداگر بے معاش لنجا لولا اندھا بہول چوتڑوں کے بل
گھسیٹتا بادشاہی کے کسی گاؤں میں بادشاہی کی رعیت سے ہاتھ پاؤں
جوڑ کر بادشاہی کے دیئے ہوئے مال سے ایک پھوٹی کوڑی مانگ لائے اور
سر بازار تالیاں بجائے کہ لیجئے بادشاہ تو اپنے ہی آپ کو مالک خزائن و اموال
و محاصل معادن و بحار و جبال بتاتا تھا یہ دیکھو مدتوں مصیبت جھیل کر پاپڑ بیلکر
ہمنے بھی ایک کانی کوڑی پائی ہے کیوں ہم بھی مالک خزائن و محاصل بحار ہوئے
یا نہیں مسلمانو نہ فقط مسلمانو ہر قوم کے عاقلو کیا اس اندھے کا ہلکا سا لقب
مجنوں نہ ہوگا۔ اس سے نہ کہا جائے گا کہ او بے عقل اندھے کیا بادشاہ نے
کہیں یہ فرمایا تھا کہ ہمارے خزانہائے عامرہ کے سوا ممکن نہیں کسی کے پاس کوئی
پھوٹی کوڑی نکل سکے اگرچہ ہماری عطا کی ہوئی ہو۔ حاش للّٰہ سلطان نے تو جابجا
صاف فرمادیا ہے کہ ہم نے اپنی رعایا کو بہت اموال کثیرہ عطایائے عزیزہ
انعام فرمائے ہیں اور ہمیشہ فرمائیں گے۔ ہاں اصل مالک ہمارے سوا کوئی
نہیں نہ ہمارے برابر کسی کا خزانہ ہو اور مجنون اندھے کیا یہ بھیک کی کوڑی لاکر
تو اس کا ذاتی مالک بے عطائے سلطانی ہوگیا۔ یا اس پھوٹی کوڑی سے تیرا مال

خزائن شاہی کے برابر ہو گیا۔ اور جب کچھ نہیں تو کس ملعون کے بنا پر فرمان شاہی
کی تکذیب کرتا اور قہر جبار قہار سے نہیں ڈرتا ہے۔ ہاں ہاں یہ پادری معترض
اس اندھے سے بھی بدتر حالت میں ہے۔ اندھا فقیر اور وہ بادشاہ کبیر دونوں
ان باتوں میں کانٹے کی تول برابر ہیں۔ کہ دونوں مالک بالذات نہیں دونوں
مالک حقیقی نہیں۔ دونوں کی ملک مجازی حادث دونوں کی ملک فانی زائل دونوں
حقیقت میں نرے محتاج دونوں بے شمار خزانوں کے مجازاً بھی مالک نہیں پھر
اس کوڑی کو اس کے خزائن سے ایک نسبت ضرور ہے کہ دونوں معدود دونوں
محدود اور ہر متناہی کو دوسرے متناہی سے کچھ نسبت ضرور [illegible] سکتے ہیں اگرچہ
نسبت نما ہیں ہزار صفر لگا کر بخلاف علم حقیقی خالق و [illegible] سمی مخلوق جن میں اصلاً
کوئی تناسب ہی نہیں وہ ذاتی یہ عطائی وہ غنی یہ محتاج وہ ازلی یہ حادث وہ ابدی
یہ فانی وہ واجب یہ ممکن وہ ثابت یہ متغیر وہ کامل یہ ناقص وہ محیط یہ نامردہ
ازلاً ابداً نامتناہی در نامتناہی در نامتناہی یہ ہمیشہ ہر وقت معدود و محدود پھر
متناہی کو نامتناہی سے کوئی نسبت [illegible]اہی نہیں سکتے کہ یہ اس کا فلاں حصہ ہے
بھلا اس ا[illegible]ھے کو تو ہر عاقل مجنون کہتا ان اندھوں کو کیا کہا جائے یہ تو مجنون سے
بھی کئی لاکھ درجے بدتر ہوئے اور اندھے پن میں بھی اس سے کہیں بڑھ کر اسکی آنکھیں
تو باقی ہیں۔ اگرچہ بے نور ہیں یہاں آنکھوں کا نشان تک نہیں۔ ہاں ہاں کونسی
آنکھیں یہ دو چیتلی کوڑیاں جیسی خوخرد خوک سب کے منہ پر لگی ہوتی ہیں بلکہ ہیے کی
جنہیں قرآن عظیم میں فرماتا ہے فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى
الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ وہ تو ہے یوں کہ ان کافروں کی آنکھیں اندھی
نہیں وہ دل اندھے ہیں جو سینوں میں ہیں۔ والعیاذ باللہ رب العالمین ولا
حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ خیر کسی کافر سے کیا شکایت مجھے تو ان نا سمجھ
مسلمانوں سے تعجب آتا ہے جو ہمہ دبے معنی شکوک واہیہ سن کر متحیر ہوتے۔
سبحن اللہ۔ اللہ کہاں۔ اللہ رب السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ
سبحنہٗ وتعالیٰ اور کہاں کوئی بے تمیز لونگا ہیولیٰ بحقیقہ ناپاک ناشستہ
کھڑے ہو کر موتنے والا عہ ببیں کہ از کہ بریدی و باکہ پیوستی۔ خدارا انصاف
اوعقل کے دشمن دین کے رہزن جنم کے کودھن کہ ایک اور زمین میں فرق نہ جانیں

ایک خدا کے تین مانیں پھر ان تین کو ایک ہی جانیں بے مثل بے کفو کے لئے جورو
بتائیں بیٹا ٹھہرائیں اس کی پاک باندی ستھری کواری پاکیزہ بتول مریم پر
ایک بڑھی کی جورو ہونے کی تہمت لگائیں پھر خاوند کی حیات خاوند کی
موجودگی میں بی بی کے جو بچہ ہوا سے دوسرے کا گائیں خدا اور خدا کا بیٹا ٹھہرا کر
ادھر کافروں کے ہاتھ سے سولی دلوائیں۔ ادھر آپ اس کے خون کے پیاسے ہوکر بوٹیاں
کے بھوکے روٹی کو اس کا گوشت بنا کر ڈکارجائیں شراب ناپاک کو اس پاک معصوم
کا خون ٹھہرا کر غٹ غٹ چڑھائیں۔ دنیا یوں گزری ادھر موت کے بعد کفارے
کو اسے بھینٹ کا بکرا بنا کر جہنم بھجوائیں یعنی کہیں ملعون بنائیں۔ اے سبحٰن اللہ
اچھا خدا جسے سولی دی جائے۔ عجب خدا جسے دوزخ جلائے طرفہ خدا جس پر
لعنت آئے۔ جو بکرا بنا کر بھینٹ دیا جائے۔ اے سبحٰن اللہ باپ کی خدائی اور
بیٹے کی سولی باپ خدا بیٹا کس کھیت کی مولی باپ کی جہنم کو بیٹے ہی سے لاگ
سرکشوں کو چھٹی بے گناہ پر آگ اتنی ناجی رسول ملعون معبود پر لعنت بندے
مامون تف تف وہ بندے جو اپنے ہی خدا کا خون چکھیں اُسی کے گوشت پر
دانت رکھیں اف اف وہ گندے جو انبیاء و رسل پر وہ الزام لگائیں کہ بھنگی چمار
بھی جن سے گھن کھائیں سخت فحش بیہودہ کلام گڑھیں اور کلام الٰہی ٹھہرا کر
پڑھیں زہ زہ بندگی خہ خہ تعظیم پہ پہ تہذیب تہ تہ تعلیم امثال کے لئے دیکھو
بائبل پرانا عہد نامہ یسعیاہ نبی کی کتاب باب ۲۲ درس ۱۵ تا ۱۸) خدا کا
معاذ اللہ زنا کی خرچی کو مقدس ٹھہرانا اور اپنے خاص مقربوں کے لئے اسے
جن رکھنا کہ کھائیں اور ستائیں۔ ایضاً کتاب پیدایش باب ۱۹ درس ۳۰ تا
۳۸ سیدنا لوط علیہ الصلوۃ والسلام کا معاذ اللہ اپنی دختروں سے زنا کرنا اور
بیٹیوں کا باپ سے حاملہ ہو کر بیٹے جننا۔ ایضاً کتاب دوم اسموئیل نبی باب ۱۱
درس ۲ تا ۵ سیدنا داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کا اپنے ہمسائے کی خوبصورت جورو کو
ننگی نہاتے دیکھ کر بلانا اور معاذ اللہ اس سے زنا کرکے پیٹ رکھانا ایضاً کتاب
حزقیل نبی باب ۲۳ درس یکم تا ۱۲ معاذ اللہ خدا کی دو دو جوروں کا قصہ اور سخت
شرمناک الفاظ میں ان کے بے حد زنا کاریوں سے شہوت رانیوں کا تذکرہ نیا عہد نامہ
پولس رسول کا خط گلیتوں کو باب ۳ درس ۱۳ انصاری کے یسوع مسیح مصنوع کا

ملعون ہونا الیٰ غیر ذٰلک مما لا یعد ولا یحصیٰ) اٰمنا باللّٰہ وَمَا انزل الینا
وَمَا اُنْزِلَ اِلٰی ابراھیم وَ اِلٰی اسمٰعیل وَاسحٰق وَ یعقوب
وَالْاَسْبَاطِ وَمَا اُوْتِیَ مُوسٰی وعیسٰی وَمَا اُوتِیَ النبیون
من ربھم لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ منھم وَ نحن لہ مسلمون
اَلَا لعنۃ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلمین ۰ الذین یصدون من سبیل
اللّٰہ وَیَبْغُوْنَھَا عِوَجًا وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ کٰفِرُوْنَ ۰
اِنَّ الَّذِیْنَ یفترون عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یفلحون ۰
فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یکتبون الکتٰب بِاَیْدِیْھِمْ ثم یقولون
ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہ لِیَشْتَرُوا بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا فَوَیْل
لھم مِمَّا کتبت ایدیھم وویل لھم مِمَّا یَکْسِبُوْنَ ۰
اللّٰہ اللّٰہ یہ قوم یہ سراسر لوم یہ لوگ یہ لوگ جنھیں عقل سے لاگ
جنھیں جنوں کا روگ یہ اس قابل ہوے کہ خدا پر اعتراض کریں اہل اسلام
ان کی لغویات پر کان دھریں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۰
ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔ یہ پہلے اپنی ساختہ بائبل تو سنبھالیں
قاہر اعتراض با ہر ابرا داس پر سے اٹھالیں۔ انگریزی میں ایک مثل کیا
خوب ہے کہ شیش محل کے رہنے والو پتھر پھینکنے کی ابتدا نہ کرو یعنی رب
جبار قہار کے محکم قلعوں کو تمہاری کنکریوں سے کیا ضرر پہنچ سکتا ہے
مگر ادھر سے ایک پتھر بھی آیا تو حِجَارَۃً مِّنْ سِجِّیْل کا سماں کعصف
مّاکول ۰ کا مزہ چکھا دیگا۔
وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ منقلب ینقلبون
وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ۔ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ
اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ آمین

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفٰے النبی الامی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم

ختم شد
تمت

تصوف کے عنوان پر ابتدائی مختصر مگر جامع کتاب

معمولاتُ الابرار

مؤلف شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفٰی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام سید شاہ ترابُ الحق قادری

حنفیہ پاک پبلیکیشنز
نزد بسم اللہ مسجد کھارادر، کراچی ۲

طبِ نبوی
علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام
مصنف
مولینا حافظ محمد اکرم الدین صاحب
مولانا ابو الحسان حکیم
محمد رمضان علی قادری
باہتمام: سید شاہ تراب الحق قادری
حنفیہ پاک پبلی کیشنز کراچی

کشف الحقائق
اظہارِ حق
مصنف
علامہ مولینا مفتی محمد عبد المتین صاحب
باہتمام
سید شاہ تراب الحق قادری
مصلح الدین پبلیکیشنز کراچی
مصلح الدین گارڈن کراچی

اسلامی آداب و معاشرت پر جامع نایاب کتاب
بدایۃ الھدایہ
تصنیف لطیف
حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی
تصحیح و تہذیب مع حواشی از
مولینا ابو الحسان حکیم محمد رمضان علی قادری
باہتمام
سید شاہ تراب الحق قادری
حنفیہ پاک پبلی کیشنز کراچی

سیرت خلیفۃ الرسول
سیدنا صدیق اکبر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تالیف لطیف
حضرت ابو الحسان مولانا
حکیم محمد رمضان علی قادری
باہتمام
سید شاہ تراب الحق قادری
حنفیہ پاک پبلیکیشنز کراچی